بسم اللہ الرحمن الرحیم

بزرگ کی قبر مدرسے میں بنانا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مدرسہ میں کسی بزرگ کی قبر بنانا کیسا ہے؟

جواب

جو جگہ جس مقصد کے لیے وقف ہو شرعا اسی مقصد میں استعمال کرنا ضروری ہے اور خلاف مصرف میں استعمال کرنا، ناجائز و حرام ہے لہٰذا اگر مدرسہ سے منسوب تمام جگہ صرف مدرسہ کے لیے وقف ہوئی ہو تو اس میں کسی کی بھی تدفین جائز نہیں کہ یہ وقف کا خلاف مصرف استعمال ہے جو ناجائز و حرام ہے البتہ اگر مدرسہ کی جملہ زمین میں سے کچھ حصہ شروع سے وقف ہی قبرستان کے لیے کیا گیا تھا اور واقف نے مذکورہ بزرگ کی تدفین کی اجازت دی ہے یا مذکورہ بزرگ خود ہی واقف ہیں اور انھوں نے کچھ حصہ مدرسے کے لیے وقف نہیں کیا تھا بلکہ قبرستان کے لیے کیا تھا یا کچھ حصہ بغیر وقف چھوڑ دیا اور ان کے سارے وارث عاقل بالغ ہیں تو ان کی اجازت سے وہاں ان کی قبر بنانا بلاشبہ جائز ہے۔

جو جگہ جس مقصد کے لیے وقف کی گئی ہے اس کو اسی پر رکھا جائے گا اس میں تبدیلی کرنا ناجائز و حرام ہے، چنانچہ امام ابن ہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں: ”الواجب إبقاء الوقف علی ما کان علیه دون زیادة أخری“ ترجمہ: وقف کو بغیر کوئی زیادتی کیے اس کی (اصلی) حالت پر باقی رکھنا واجب ہے۔ (فتح القدیر، جلد 6، صفحہ 228، دارالفکر، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے: ”لا یجوز تغییر الوقف عن ھیئته فلا یجعل الدار بستانا ولا الخان حماما ولا الرباط دکانا“ ترجمہ: وقف کو اس کی ہیئت سے بدلنا جائز نہیں لہٰذا گھر کو باغ، سرائے کو حمام اور اصطبل کو دکان نہیں بنایا جائے گا۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الوقف، الباب الرابع عشر فی المتفرقات، ج 2، ص 490، کوئٹہ)

وقف کا مصرف تبدیل کرنے کے متعلق شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”جو چیز جس غرض کے لئے وقف کی گئی دوسری غرض کی طرف اسے پھیرنا ناجائز ہے، اگرچہ وہ غرض بھی وقف ہی کے فائدہ کی ہو کہ شرطِ واقف مثلِ نصِ شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجب الاتباع ہے، درمختار کتاب الوقف (میں ہے): فروع قولھم شرط الواقف کنص الشارع فی وجوب العمل به یعنی واقف کی شرط شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نص کی طرح واجب العمل ہے۔“ (فتاوی رضویہ، کتاب الوقف، جلد 16، صفحہ 452، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

فتاوی فقیہ ملت میں مدرسے میں عالم کی تدفین کے متعلق ہے: "عالم صاحب کا مدرسہ کی زمین میں دفن کرنے کی وصیت کرنا، جائز نہیں ہے۔ کہ مدارس کی زمینیں مردہ دفن کرنے کے لئے نہیں ہوتی ہیں۔ بلکہ ان کی ضروریات کے لئے ہوتی ہیں اور جو چیز جس غرض کے لئے وقف کی گئی ہے دوسری غرض کی طرف اسے پھیرنا حرام ہے۔" (فتاوی فقیہ ملت، ج 2، ص 133، شبیر برادرز، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: FatwaQA-077

تاریخ اجراء: 14 ربیع الاول 1448ھ/28 اگست 2026ء